Preface

پیش لفظ

سرسید کی تحریک کے نقوش ہنوز لوگوں کے ذہنوں کا حصہ تھے کہ لندن کی یونیورسیٹی میں تعلیم پارہے دوطلبہ کے ذریعے شروع ہوئی بیسویں صدی کے نصف اول کی ترقی پسند ادبی تحریک نے عوام کی توجہ اپنی جانب مرکوز کرلی۔اس تحریک نے جہاں ایک طرف رومانیت کا طلسم توڑا تو دوسری جانب وطن سے محبت اور قومی خدمت کا جذبہ بیدار کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب شاعروں نے اپنے کلام کے ذریعے غلامی سے نجات اور سماجی تبدیلی کی خاطر انقلاب آفرین نغمات کے ذریعے عوام کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور ذہنوں کو عزم واستقلال سے معمور کیا۔ جہد آزادی نے اقتصادی بہتری، سماجی خوشحالی اور سیاسی بیداری کا احساس دلایا۔اس لیے ہمارے قلمقاروں نے صرف سیاسی پہلو کو ہی اجاگر نہیں کیا بلکہ ہر حال میں زندگی کی خوشگواری کو بھی مدنظر رکھا۔علی سردار جعفری، ساحؔر لدھیانوی، فیض احمد فیضؔ، مجروحؔ سلطانپوری، معین احسن جذبی، جاں نثار اختر، نیاز حیدر، کیفؔی اعظمی وغیرہ شعراء قابل ذکر ہیں۔ان شعرا میں ساحؔر لدھیانوی اور کیفؔی اعظمی ادبی اور عوامی شعراء میں شمار ہوئے۔فلموں سے ان کی وابستگی اس کی ایک بڑی وجہ ہوسکتی ہے۔

کیفؔی کی شاعری میں ان کی احتجاجی قوت کا مظاہرہ دیکھنے ملتا ہے۔ کچھ ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی اساسی فکر ان کے فکری رجحان ومیلان میں کچھ اس طرح جذب وپیوست ہوجاتی ہے کہ اس کی اپنی فطرت نفسیات اور تحریک کے فکر ونظر میں کچھ ایسا ہم آہنگ ہوجاتے ہیں کہ ان کو الگ کرکے دیکھ پانا ناممکن ہے۔کیفؔی اعظمی وہ ترقی پسند ہیں جنہوں نے شروعات سے ہی اپنے گھر کے ماحول میں شہادت امام حسین اور انیسؔ کے مرثیوں کی گونج کے ساتھ ساتھ زمین دارانہ ماحول اور ظلم وجبر اور ضبط کرنے کے مظالم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دل سے محسوس کیا بلکہ اس نظام سے انحراف کرتے ہوئے احتجاج کا راستہ اختیار کیا۔عہد طفلی میں ہی انہوں نے اپنے اطراف کے ماحول میں فرسودگی وکہنہ پرستی، قید وپابندی، زمین داری، نظام کی سختیوں کا احساس کیا۔